بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

HIZB UT TAHRIR

منگل، 29 محرم، 1440ھ | 09/10/2018 | نمبر: 1440/05

پاکستان کے حکمرانوں نے آئی ایم ایف کو خوش کرنے کے لیے روپے کی قدر میں مزید کمی کر دی، جس سے مہنگائی اور لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہو گا

ایک طرف تو پی ٹی آئی کی حکومت موجودہ معاشی بحران کی ذمہ داری پچھلے حکمرانوں پر ڈال رہی ہے لیکن دوسری طرف یہ حکومت خود بھی پرانے حکمرانوں کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ 8 اکتوبر 2018 کو وزیر خزانہ اسد عمر نے اس بات کی تصدیق کی کہ پاکستان کے حکمران ایک بار پھر آئی ایم ایف کی دہلیز پر سجدہ ریز ہوں گے۔ آئی ایم ایف کے پاس جانے کے اعلان کو چوبیس گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ 9 اکتوبر 2018 کو آئی ایم ایف کے ایک اہم ترین مطالبے کو پورا کر دیا گیا۔ صرف ایک ہی دن میں روپے نے ڈالر کے مقابلے میں اپنی قدر 11.70 روپے تک کھو دی۔ روپے کی مسلسل گرتی ہوتی ہوئی قدر کمر توڑ مہنگائی کا سبب بنے گی۔ اس کے نتیجے میں مقامی زرعی اور صنعتی اشیاء کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہو جائے گا۔ روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے ضروری درآمدات مزید مہنگی ہو جائیں گی جبکہ مقامی صنعت بھاری ٹیکسوں کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں کو مکمل طور پر استعمال کرنے سے پہلے ہی قاصر ہے۔ اب جبکہ روپے کو مزید کمزور کر کے آئی ایم ایف کو خوش کر دیا گیا ہے تو آئی ایم ایف پاکستان کو مزید سودی قرض جاری کرے گا جس کے نتیجے میں پاکستان قرضوں کے گرداب میں مزید پھنستا چلا جائے گا۔ ان قرضوں کے ساتھ آئی ایم ایف کی شرائط بھی جڑی ہوں گی کہ مزید نجکاری کی جائے اور یوں ریاست کا خزانہ توانائی اور معدنیات کے شعبوں سے حاصل ہونے والی بے پناہ دولت سے محروم ہو جائے گا۔ نجکاری کے نتیجے میں معیشت کا وہ حصہ جس میں بھاری سرمایہ موجود ہوتا ہے اور جس کے نتیجے میں بھاری منافع کمایا جا سکتا ہے نجی ملکیت میں چلا جاتا ہے جیسا کہ بھاری صنعتیں، ریلویز، ایوی ایشن، ٹیلی کیمونی کیشن وغیرہ۔ نتیجتاً ریاست ان بے پناہ وسائل سے محروم ہو جاتی ہے جن کو وہ عوام کی بہبود پر خرچ کر سکتی تھی۔ ان وسائل کی نجکاری کی وجہ سے ریاست کے خزانے کو محصولات کے حوالے سے جو نقصان پہنچتا ہے اس کو پورا کرنے کے لیے آئی ایم ایف سرمایہ درانہ اصولوں پر چلتے ہوئے ٹیکسوں میں بھاری اضافے کا مطالبہ کرتا ہے نتیجتاً عوام اور زرعی و صنعتی شعبے پر پڑے کمر توڑ بوجھ میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ آئی ایم ایف کبھی بھی غربت کے خاتمے میں معاون نہیں ثابت ہوا اور نہ ہی وہ پاکستان کو اس بات کی اجازت دے گا کہ وہ اپنے قدموں پر مضبوطی سے کھڑا ہو سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس ملک میں بھی آئی ایم ایف نے اپنے پنجے گاڑے، اس کی معیشت مزید تباہی و بربادی کا شکار ہو گئی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی سے کم کوئی بھی حل پاکستان کی معیشت کو تباہی سے نہیں بچا سکتا۔ نبوت کے طریقے پر خلافت سودی قرضے لیے بغیر، جن کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے، ریاستی خزانے کو اربوں ڈالر کے وسائل مہیا کرے گی۔ خلافت توانائی اور معدنیات کے شعبے کے حوالے سے اسلام کا حکم نافذ کرے گی جو ان اثاثوں کو عوامی ملکیت قرار دیتا ہے جن سے حاصل ہونی والی دولت پر عوام کا ہی مکمل حق ہے اور خلافت اس دولت کو عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خرچ کرے گی۔ خلافت کمپنی کے ڈھانچوں کے حوالے سے اسلام کے احکامات نافذ کرے گی جس کی وجہ سے نجی سیکٹر معیشت کے ان شعبوں میں کلیدی کردار ادا نہیں کر سکتا جہاں بہت زیادہ سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ بھاری صنعتیں، مواصلات اور ٹیلی کیمونی کیشن وغیرہ۔ اس طرح ان شعبوں میں سرمایہ درانہ نظام کے برخلاف ریاستی کمپنیاں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں اور ریاست کے لیے بڑے پیمانے پر وسائل حاصل کرتی ہیں اور ریاست ان وسائل کو عوام کے امور کی انجام دہی پر استعمال کرتی ہے۔ خلافت محصولات کے حوالے سے اسلامی احکامات نافذ کرے گی جس کے نتیجے میں ظالمانہ ٹیکسوں کا خاتمہ ہو گا جیسا کہ جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس وغیرہ، جن کو لیتے ہوئے اس بات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا کہ جس سے یہ ٹیکس لیا جا رہا ہے کیا وہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ خلافت کرنسی کے حوالے سے اسلام کے حکم کو نافذ کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ کرنسی صرف سونا و چاندی ہو یا کرنسی کی پشت پر سونا اور چاندی ہو، اور اس طرح مہنگائی کی بنیاد کا ہی خاتمہ ہو جائے گا۔ سونا و چاندی پر مبنی کرنسی کی وجہ سے ہزار سال تک ریاست خلافت میں اشیاء کی قیمتوں میں استحکام دیکھا گیا تھا۔ خلافت حکمرانوں کی دولت میں ہونے والے غیر معمولی اضافے کے حوالے سے اسلامی حکم نافذ کرے گی جو یہ تقاضہ کرتا ہے کہ ان کی تمام ناجائز آمدن کو قبضے میں لے کر بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔ تو کیا اب وقت نہیں آ گیا کہ مسلمان اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کرنے والی حکومت کے قیام کے لیے زبردست جدوجہد کریں تاکہ دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ ہو بلکہ معاشرے کے تمام طبقات میں گردش کرے؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ "تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے" (الحشر: 7)۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس